



## سوال

ZameenKaTheaka

## جواب

زمین کو ٹھیکے پر دینا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا زمین کو ٹھیکے پر دینا جائز ہے؟ الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد! زمین کو ایک معلوم قیمت کے بدلے ٹھیکے (کرائے) پر دینا تمام اہل علم کے نزدیک جائز ہے۔ رافع بن خدیج فرماتے ہیں: ”حدیثی عمای آنھم کانوا یحزرون الأرض علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما بیئت علی الأرباء أو بشیء یتتمتہ صاحب الأرض فحنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک، فقلت لرافع: فکیف صی بالمدینار والدرامھم؟ فقال رافع: لیس بجا بأس بالمدینار والدرامھم، وكان الذی نھی عن ذلک ما لو نظرفیہ ذووالنھم بالحلال والحرام لم یجیر، وہ لما فیہ من المخاطرة۔“ (بخاری: 2346) ”میرے چچا بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ زمین مزارعت پر دیتے تو یہ شرط کر لیتے کہ نہر کے متصل کی پیداوار ہماری ہوگی، یا کوئی اور استثنائی شرط کر لیتے (مثلاً: اتنا غلہ ہم پہلے وصول کریں گے، پھر بیٹائی ہوگی)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت رافع سے کہا: اگر زرنقہ (یعنی کرائے اور ٹھیکے) کے عوض زمین دی جائے اس کا کیا حکم ہوگا؟ رافع نے کہا: اس کا مضائقہ نہیں! لیٹ کہتے ہیں: مزارعت کی جس شکل کی ممانعت فرمائی گئی تھی، اگر حلال و حرام کے فہم رکھنے والے غور کریں تو کبھی اسے جائز نہیں کہہ سکتے ہیں، کیونکہ اس میں معاوضہ ملنے نملنے کا اندیشہ (مخاطرہ) تھا۔“ حدیثی حنظلہ بن قیس الانصاری قال: سألت رافع بن خدیج عن کراء الأرض بالذھب والورق، فقال: لا بأس بہ، انما کان الناس یؤاجرون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المآذیانات واقبال الجداول وأشیاء من الزرع فیحکک ہذا ویسلم ہذا ویسلم ہذا ویحکک ہذا فلم یکن للناس کراء الاخذاً فلذلک زجر عنہ، وأما شیء معلوم مضمون فلا بأس بہ۔“ (مسلم: 1547) ”حنظلہ بن قیس کہتے ہیں: میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ: سونے چاندی (زرنقہ) کے عوض زمین ٹھیکے پر دی جائے، اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں! دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ جو مزارعت کرتے تھے (اور جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا) اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ زمین دار، زمین کے ان قطعات کو جو نہر کے کناروں اور نالیوں کے سروں پر ہوتے تھے، پہلے لئے مخصوص کر لیتے تھے، اور پیداوار کا کچھ حصہ بھی طے کر لیتے، بسا اوقات اس قطعے کی پیداوار ضائع ہو جاتی اور اس کی محفوظ رہتی، کبھی برعکس ہو جاتا۔ اس زمانے میں لوگوں کی مزارعت کا بس یہی ایک دستور تھا، اس بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سختی سے منع کیا، لیکن اگر کسی معلوم اور قابل ضمانت چیز کے بدلے میں زمین دی جائے تو اس کا مضائقہ نہیں۔“ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث